سید یونس الحسنی

صدام کی گرفتاری بش اور عراق کا مستقبل

سابق عراقی صدر صدام حسین اپنے آبائی قصبے تکریت سے گرفتار کر لئے گئے۔ عراقی گورننگ کونسل، برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر، امریکی صدر بش اور امریکی محکمہ دفاع کے ذمہ داران نے ان کی گرفتاری کی تصدیق کر دی ہے۔ عراق میں متعیّن امریکی افواج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ریکارڈو وسانچز نے پریس کانفرنس میں جب یہ الفاظ کہے کہ ("LADIES AND GENTLEMEN WE GOT HIM.") ''خواتین وحضرات ہم نے اُسے پکڑ لیا ہے'' تو ٹی وی پر ساری دنیا نے دیکھا یورپی وامریکی میڈیا نمائندگان کس طرح اُچھل اُچھل کر نعرہ ہائے تحسین وآفرین بلند کر کے تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ وہی لوگ تھے جو اس امر کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے کہ ''ہم دنیا میں غیر جانبدار میڈیا کے نمائندے ہیں''۔ اس پریس کانفرنس نے یورپی وامریکی پریس والیکٹرانک میڈیا کی غیر جانبداری کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ یہ کس قدر نا قابل اعتبار و یقین لوگ ہیں۔ ان کی دوغلی پالیسیاں دراصل اندرونی منافقت اور مسلمانوں سے حد درجہ نفرت کی صحیح عکاس ہیں۔ امریکی وبرطانوی حکومتوں نے سابق عراقی صدر کی گرفتاری کو عراقی عوام کے لئے بڑی خوشخبری قرار دیا۔ جبکہ وہاں اتحادی فوجوں پر حملوں میں شدت آ گئی ہے اور پورے ملک میں صدام حسین کی حمایت میں بڑے بڑے جلوس بھی نکلے ہیں۔ عرب لیگ نے مطالبہ کیا ہے کہ سابق صدر کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق صرف عراقی عوام کو ہے۔ بہر حال اس کا فیصلہ تو آنے والا وقت ہی کرے گا لیکن یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ صدام کی گرفتاری سے مشرق وسطیٰ میں اینٹی امریکہ جدوجہد کا ایک اہم باب فی الوقت بند ہو گیا ہے۔ یہ بھی ایک خوننابہ افشاں حقیقت ہے کہ دنیا بھر کی مخالفت اور رائے کو روندتے ہوئے امریکہ نے اتحادیوں کے ہمراہ عراق کو جن مفروضہ الزامات کے تحت جارحیت کا نشانہ بنایا ان میں کوئی سچ ثابت نہ ہو سکا۔ البتہ عراقیوں نے سیکڑوں اتحادی وامریکی فوجیوں کو ہلاک کر کے جو راستہ اپنایا ہے اُس نے اتحادیوں کی خوش فہمی کا بھرکس نکال دیا ہے کہ عراقی عوام انہیں پھولوں کے ہار پہنائیں گے۔ دنیا دیکھ رہی ہے صحرائے عرب میں ہر روز اتحادی فوجی لقمۂ اجل بن رہے ہیں دراصل یہ عراقیوں کا مہذب دنیا کے نام پیغام ہے کہ صدام کی گرفتاری ہماری مزاحمت میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ بش نے کہا تھا صدام ٹارگٹ ہے جسے حاصل کرنے کے بعد عراق سے افواج نکال لی جائیں گی اسی بنا پر عرب اقوام نے اپنا مطالبہ دہرایا ہے کہ اب اتحادی افواج واپس چلی جائیں تا کہ اہل عراق اپنی مرضی کا نظام اور حکومت قائم کر سکیں۔ امریکی وبرطانوی عوام میں اپنی حکومتوں کی خون آلود پالیسیوں سے بیزاری کی کیفیات بڑھ رہی ہیں۔ لیکن جنونی بش وبلیئر اس سے کمال بے نیازی ولا پروائی برت رہے ہیں۔ وہ عراق سے انخلا کی بجائے مزید فوجیں بھیجنے کے پروگرام ترتیب دے رہے ہیں تا کہ مزاحمت کچلی جا سکے۔ ہم سمجھتے ہیں صدام کی گرفتاری کے بعد دونوں لیڈروں کا رویہ معقولیت کی حد سے متجاوز اور ہلاکت خیز ہو گیا ہے۔ جس کی ہر قاعدے کے لحاظ سے مذمت کی جا سکتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مقصد پورا

ہونے پر وہ وقت ضائع کئے بغیر عراق سے فوجی موجودگی ختم کر کے وہاں کے مظلوم مگر پر عزم عوام کو اپنے انداز سے ازسرِنو تعمیر وطن کا آزادانہ موقع فراہم کرتے مگر ستم ظریفی ہے کہ وہ اپنا قبضہ مستحکم کرنے کی فکر میں غلطاں ہیں۔ یہ حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔صدام کی معزولی کے پس پردہ حقائق کچھ اور تھے مثلاً:

1) عراقی تیل پر قبضہ کر کے افغان جنگ کے باعث روبہ زوال معیشت کو قومی سہارا دینا۔

2) ناجائز صیہونی ریاست اسرائیل کو طاقتور عراق کے خطرے سے محفوظ کرنا۔

3) عربوں کو نصرانی وصیہونی اقوام کے خلاف تیل کا ہتھیار استعمال کرنے سے روکنے کے لیے مشرق وسطیٰ میں اپنی افواج موجود رکھنا۔

4) عرب ممالک کو اسرائیل کے تابع مہمل بنانا۔

یہ ساری حیلہ گری پینٹا گان کے کسی ذمہ دار کی اس پیش گوئی یا منصوبے کی صورت گری کے لیے ہے کہ ''مستقبل میں تیسری عالمی جنگ کا میدان ایشیاء ہوگا۔'' ہمارا پختہ خیال ہے' اگر امریکہ نے اپنے ہمنوا ممالک سے مل کر کوئی ایسا اقدام اٹھایا تو صدام کی گرفتاری کے لیے کیا جانے والا آپریشن سرخ سویرا (RED DAWN) الٹا بھی پڑ سکتا ہے جس سے کئی نئے صدام پیدا ہو کر یہود ونصاریٰ کو اس خطے سے واقعتہً نکال باہر کریں گے کیونکہ آزادی ہر قوم کا بنیادی حق ہے جس پر کوئی سودے بازی یا بے ضمیر سمجھوتہ ناممکن ہے۔

خلیج کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورت حال کے باوجود بش جونیئر کی مکروہ سوچ میں سرمو فرق نہیں آیا۔امریکی وبرطانوی فوجیوں کی روزافزوں ہلاکتوں نے بلیئر وبش کی اندرونِ ملک ساکھ کو بے پناہ نقصان پہنچا کر اس حد تک گرا دیا تھا کہ آئندہ انتخابات میں ان کی شکست یقینی لگ رہی تھی۔لوگ عراق پر ان کی چڑھائی کو بالکل بے جواز قرار دے رہے تھے۔اب صدام کی گرفتاری کیش کرانے کے لیے چالبازیوں سے کام لے کر اپنے عوام کو باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ:

1) صدام نے حیاتیاتی ہتھیار (Biological Weapons) استعمال کر کے کردوں کی کثیر تعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

2) اُس نے چھوٹے سے ہمسایہ ملک' کویت پر اپنی طاقتور فوج کے ذریعے قبضہ کر لیا تھا اور اس کا اگلا نشانہ سعودی عرب تھا۔

3) اُس کی ہوس گیری سے اسرائیل کا وجود معرض خطر میں تھا۔

4) وہ مشرق وسطیٰ میں امریکی موجودگی کا بدترین مخالف تھا' چنانچہ اس کی وجہ سے امریکی سلامتی اور مفادات شدید خطرے میں تھے۔

ان وجوہات کے باعث عراق پر حملہ درست تھا اور اب ہم نے صدام کو گرفتار کر کے امریکہ کو تمام خطرات سے محفوظ کر لیا ہے۔ہمارا خیال ہے بش اپنے عوام کو صدام کی گرفتاری سے بے وقوف نہیں بنا سکیں گے کیونکہ بیدار مغز امریکی عوام اپنے صدر کی من مانیوں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھ رہے۔ان کی خواہش ہے جتنی جلدی ممکن ہو سکے امریکہ کو عراق سے لوٹ جانا چاہیے۔وہ سمجھتے ہیں دوسروں کی آزادیاں سلب کر کے اپنی سلامتی یقینی نہیں بنائی جا سکتی۔یوں بھی یہ سچائی سر چڑھ کر بول رہی ہے کہ صدام کی گرفتاری بش

وبلیئر کا مسئلہ تو ہو سکتی ہے۔ عراقی عوام کا نہیں' وہ عراق سے اتحادی افواج کا بہر صورت فوری انخلاء چاہتے ہیں۔ اس لیے ان کی مزاحمانہ کارروائیوں میں شدت آتی جا رہی ہے۔ حالات کی بڑھتی ہوئی تلخی کے پیش نظر اتحادیوں نے عراق کے مستقبل کے متعلق کچھ فیصلے کئے ہیں جن پر دنیا کا ردعمل دیکھنے اور جانچنے کے لیے انہیں ایک تجزیاتی رپورٹ کے طور پر ''انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹربیون'' میں لیزلی ایچ جیلب کے نام پر شائع کرایا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق عراقی مزاحمت کی کمر توڑنے کے لیے اُسے تین آزاد ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ مثلاً:

1) شمالی عراق میں کردستان قائم ہوگا۔

2) وسطی عراق پر سُنیوں کی حکومت ہوگی۔

3) جنوبی عراق کو شیعہ آزاد ریاست میں ڈھال دیا جائے گا۔

اس تقسیم کا فوری فائدہ یہ ہوگا کہ امریکہ کرد اور شیعہ ریاستوں میں اپنی فوجی موجودگی حسبِ منشا برقرار رکھ سکے گا۔ جہاں سے وہ پورے ایشیاء اور دنیا کے دیگر ممالک پر بوقت ضرورت یا حسب ارادہ حملہ کرنے میں آزاد ہوگا۔ اس طرح وہ مثلث نما سُنی ریاست سے اپنی افواج کرد اور شیعہ علاقوں میں منتقل کر کے بے پناہ مصارف سے بچ جائے گا اور تیل کی تنصیبات سے حتی المقدور استفادہ بھی کر سکے گا۔ حتیٰ کہ سنی علاقے جہاں مزاحمت زیادہ شدید ہے' وہ قوت لایموت کے لیے بالآخر امریکہ کو قبول کر لیں گے اور امریکہ اپنی زیرنگرانی ان علاقائی حکومتوں کی کنفیڈریشن تشکیل دے دے گا۔ لیزلی نے عراق کے آئندہ دنوں کا جو نقشہ پیش کیا ہے 'اس سے اتحاد عالم اسلامی کے داعیوں اور حامیوں کو سخت تکلیف ہوئی ہے لیکن کیا کیجیے؟ تقریباً مسلم ممالک کے حکمرانوں کو یرغمال بنا رکھا ہے اور خود امریکی اشاروں پر رقص کناں ہیں۔ شاید صدام کا المیہ بھی یہی ہوگا جس کی وجہ سے بالخصوص عربوں کی سرزمین کا کوئی سا گوشہ بھی آج عافیت پناہ نہیں رہ گیا۔

اے دیکھنے والو! عبرت پکڑو!

☆☆☆

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کی مرکزِ احرار دارِ بنی ہاشم ملتان میں تشریف آوری

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل، ماہنامہ ''الشریعۃ'' کے مدیر اور روزنامہ ''اسلام'' کے کالم نگار مولانا زاہد الراشدی مدظلہ 17 دسمبر 2003ء مرکزِ احرار دارِ بنی ہاشم ملتان میں تشریف لائے۔ انہوں نے قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام' سید محمد کفیل بخاری سے ملکی و عالمی صورت حال، دینی مدارس کے نصاب و نظام تعلیم اور مستقبل میں دینی مدارس کے کردار پر سیر حاصل گفتگو کی۔

(ادارہ)